فقہ القرآن

حرمت وفضیلتِ ماہِ مبیں .... ذوالقعدہ

اَلشَّهۡرُ ٱلۡحَرَامُ بِالشَّهۡرِ ٱلۡحَرَامِ وَٱلۡحُرُمَاتُ قِصَاصٌ
فَمَنِ اعۡتَدَىٰ عَلَيۡكُمۡ فَاعۡتَدُوا عَلَيۡهِ بِمِثۡلِ مَا اعۡتَدَىٰ عَلَيۡكُمۡ
وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعۡلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ ٱلۡمُتَّقِينَ ﴿البقرة ١٩٤﴾

(ترجمہ: حرمت والا مہینہ حرمت والے مہینے کے بدلہ میں اور ادب کے بدلے ادب ہے، سو جو تم پر زیادتی کرے اس پر زیادتی کرو مگر اتنی ہی جتنی اس نے کی، اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ ڈرنے والوں کے ساتھ ہے۔)

اس آیت کا شانِ نزول حدیبیہ کا واقعہ بتایا جاتا ہے۔ ابتداءِ اسلام میں چار مہینوں میں جنگ کرنا حرام قرار دیا گیا تھا، یعنی محرم، رجب، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ، چنانچہ ۶ ہجری میں جب سرکارِ دوعالم ﷺ عمرہ کے ارادہ سے ماہِ ذوالقعدہ میں عازمِ مکہ ہوئے تو حدیبیہ کے مقام پر آپ کو روک دیا گیا۔ چنانچہ ایک معاہدہ (صلحِ حدیبیہ) کے نتیجہ میں یہ طے پایا کہ حضور ﷺ آئندہ سال عمرہ کے لئے تشریف لائیں۔ حسبِ معاہدہ حضور ﷺ واپس مدینہ طیبہ تشریف لے آئے اور اگلے سال یعنی ۷ ہجری کو پھر ذوالقعدہ ہی میں آپ ﷺ نے احرام زیبِ تن فرمایا اور عازمِ مکہ ہوئے۔ اس موقع پر اعلان کرایا کہ جو لوگ گزشتہ برس عمرہ کے لئے ہمرکابِ آں خوشخصال ﷺ تھے ان میں سے کوئی پیچھے نہ رہنے پائے کہ یہ عمرۂ قضاء ہے۔ چنانچہ گزشتہ برس کے دوران جامِ شہادت نوش کرنے یا انتقال کر جانے والوں کے سوا سبھی شاملِ قافلۂ سرورِ دنیا و دیں ہوئے۔ نئے رہروانِ شوق ان کے علاوہ تھے، یوں کوئی دو ہزار نفوسِ قدسیہ اس شہِ لولاک ﷺ کو اپنے جھرمٹ میں لئے صدائے لبیک بلند کرتے مکہ کی جانب محوِ رفتار ہوئے تو ایک خدشہ ان کے دلوں کو بے چین کئے دیتا تھا کہ کہیں کفارِ مکہ و گنوارِ

☆ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سنِ ولادت ۸۰ ہجری اور سنِ وفات ۱۵۰ ہجری ہے ☆

قریش انہیں اس حال میں اس بار بھی عمرہ سے روک کر ان کے وفورِ شوق کو جوشِ انتقام سے نہ بدل دیں کہ اس سے انہیں تین جرموں کا ارتکاب کرنا پڑے گا، ایک تو احرام کی حالت میں دوسرے سرزمینِ حرم میں اور تیسرے ماہِ حرام (ذوالقعدہ) میں قتال۔

اس آیتِ کریمہ میں ان رہروانِ شوق کو یہ مژدہ سنایا گیا کہ اگر کوئی ایسی صورتِ ناگہانی پیدا ہو ہی جائے تو وہ کبیدہ خاطر نہ ہوں کہ سالِ گزشتہ جو کفارِ جہنم قرار نے انہیں عمرہ کی ادائیگی سے روک کر بے قرار کیا تھا اور حرمت والے ماہ کا لحاظ بھی ان ناہنجاروں نے نہ کیا تو اس سال ان قدسیوں کو اجازت ہے کہ نوبت اگر قتال کی آجائے تو وہ اس سے اعراض نہ کریں بلکہ اسے گئے سال کے ماہِ حرام کے بدلے میں ملنے والا چانس خیال کریں۔

مفسرین و محدثین کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے اور امام بخاری وامام مسلم رحمہما اللہ نے بھی یہی لکھا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے چار عمرے کیے جن میں سے تین ذوالعقدوں میں اور ایک رجب میں کیا۔ حضرت انس اور حضرتِ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کا اس پر اتفاق ہے کہ حضور ﷺ نے ایک کے سوا باقی تینوں عمرے ذوالقعدہ ہی میں کیے یعنی ذوالقعدہ سن ۶ ہجری میں، پھر ذوالقعدہ سن ۷ ہجری میں اور تیسرا ذوالقعدہ سن ۱۰ ہجری میں حجۃ الوداع کے موقع پر۔

اس طرح ذوالقعدہ کو اسلامی مہینوں میں ایک خاص اہمیت حاصل ہو جاتی ہے کہ یہ اشہرِ حرام میں بھی شامل ہے اور سرکار ﷺ کے عمروں کا مہینہ بھی۔

صلحِ حدیبیہ کو اسلامی تاریخ میں جو مقام حاصل ہے اس کا اندازہ صرف اس جملے سے لگانا کافی ہے جو کسی انساں کی زباں سے نہیں نکلا بلکہ خالقِ جن وانس کی طرف سے نویدِ مسرت و پیغامِ انبساط بن کے آیا انا فتحنالک فتحا مبینا (سورۃ الفتح) کہ کرربِ ذوالجلال نے اس ماہِ مبارک ماہِ ذیقعد کے واقعۂ حدیبیہ کو فتحِ مبین فرمایا، تو پھر اس ماہِ مبارک کو ماہِ مبیں کیوں نہ کہا جائے۔ (شاہتاز)

☆ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سن ۹۳ ہجری میں اور وفات ۱۷۹ ہجری میں ہوئی ☆